Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۰ شہادت سنہ ۱۳۵۳ ہش ۔ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۸۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر احمدی کو اپنی حیثیت و توفیق کے مطابق سلسلہ کی مالی خدمت میں حصہ لینا چاہئے

جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر چندہ دیتا ہے اُس کے رزق میں برکت دی جاتی ہے

"جو شخص اپنی حیثیت و توفیق کے موافق اِس سلسلہ کی چند پیسوں سے امداد نہیں کرتا اُس سے اَور کیا توقع ہو سکتی ہے اور اِس سلسلہ کو اُس کے وجود سے کیا فائدہ؟ ایک معمولی انسان بھی خواہ کتنی ہی شکستہ حالت کا کیوں نہ ہو جب بازار جاتا ہے تو اپنی قدر کے موافق اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ لاتا ہے تو پھر کیا یہ سلسلہ جو اپنی عظیم الشّان اغراض کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اِس لائق بھی نہیں کہ وہ اِس کے لئے چند پیسے بھی قربان کر سکے؟ دُنیا میں آجکل کونسا سلسلہ ہوا ہے یا ہے جو خواہ دُنیوی حیثیت سے ہے یا دینی کہ بغیر مال کے چل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں ہر ایک کام اِس لئے کہ عالمِ اسباب ہے اسباب سے ہی چلایا ہے۔ پھر کس قدر بخیل و مُمسک وہ شخص ہے کہ جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کے لئے ادنیٰ چیز مثل چند پیسے خرچ نہیں کر سکتا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ الٰہی دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح نثار کرتے تھے۔ مالوں کا تو کیا ذکر حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کُل گھر بار نثار کیا حتّٰی کہ سوئی تک کو بھی اپنے گھر میں نہ رکھا اور ایسا ہی حضرت عمرؓ نے اپنی بساط و انشراح کے موافق اور عثمانؓ نے اپنی طاقت و حیثیت کے موافق علیٰ ہٰذا القیاس علیٰ قدرِ مراتب تمام صحابہؓ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اِس دینِ الٰہی پر قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر ایک وہ ہیں کہ بیعت تو کر جاتے ہیں اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دین کو دُنیا پر مقدّم کریں گے مگر مدد و امداد کے موقع پر اپنی جیبوں کو دبا کر پکڑ رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبتِ دُنیا سے کوئی دینی مقصد پا سکتا ہے؟ اور کیا ایسے لوگوں کا وجود کچھ بھی نفع رساں ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ جب تک تم اپنی عزیز ترین اشیاء اللہ جلشانہٗ کی راہ میں خرچ نہ کرو تب تک تم نیکی کو نہیں پا سکتے۔۔۔

چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفّس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۹ تا صفحہ ۴۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹؍شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جہلم سے آمدہ ۱۸؍شہادت کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۹؍شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گزشتہ رات پھر نیند نہیں آئی۔ سر میں چکروں کی تکلیف شروع ہو جانے کی وجہ سے آپ کی طبیعت پھر ناساز ہو گئی ہے۔ احبابِ جماعت بالالتزام خاص توجہ کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب تاحال بہت بیمار ہیں احبابِ جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بھی درد و الحاح سے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

محترم کرنل خلیفہ تقی الدین احمد صاحب کے پوتے عزیز عثمان احمد جو مکرم خلیفہ بشیر الدین احمد صاحب کے فرزند ہیں پچھلے دنوں لاہور میں شدید بیمار ہو گئے تھے۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کی حالت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے اور وہ رُوبصحت ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

اخویم مکرم مرزا عبد اللہ جان صاحب کی بچی عزیزہ سلمیٰ (بیگم لیفٹیننٹ کرنل راجہ مبشر احمد صاحب مرحوم) ۲۳/۲۴ستمبر ۱۹۷۳ء کے کار کے حادثہ کے بعد سے اب تک بیہوش ہے۔ گو حالت پہلے سے بہتر ہے مگر خطرہ سے خالی نہیں۔ اس عزیزہ کے لئے بزرگان و احبابِ جماعت سے خاص طور پر درخواستِ دعا ہے کہ تمام فضلوں اور شفاء کی کنجی ہمارے قادرِ مطلق زندہ، حیّ و قیوم مولیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

(پروفیسر) بشارت الرحمٰن ناظر تعلیم

تربیتی کلاس کا افتتاح

آج بتاریخ ۱۹؍اپریل بروز جمعۃ المبارک شام ساڑھے پانچ بجے انشاء اللہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اکیسویں سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح ایوانِ محمود میں ہو رہا ہے۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ ماہ شہادت ۱۳۵۳ھش

غرباء کا خوش نصیب گروہ

خدا تعالیٰ کے مامور جب بھی دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کے پیغام پر مشتمل اپنی دعوت کو لوگوں تک پہنچانے میں امیر و غریب اور چھوٹے بڑے کی تفریق روا نہیں رکھتے۔ وہ سب کو ہی خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے جمع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ اوائل میں صرف غریب اور کمزور لوگ ہی ان کی آواز پر لبیک کہہ کر ان کی دعوت کو قبول کرتے ہیں جبکہ دنیوی لحاظ سے مالدار اور معزز سمجھے جانے والے اور اپنے علم اور سمجھ بوجھ پر ناز کرنے والے اکثر و بیشتر اس سعادت سے محروم رہتے ہیں بلکہ اُلٹا مخالفت پر آمادہ ہو کر سراسر ظلم کی راہ اختیار کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

یہ امر کہ اوائل میں غریب اور کمزور لوگ ہی مامورین الٰہی پر ایمان لاتے ہیں ان کی صداقت کی ایک دلیل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب یہی کمزور اور غریب لوگ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں ترقی کرتے اور حق کو پھیلانے میں کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں تو اس دلیلِ صداقت کی عظمت اس شان سے آشکار ہوتی ہے کہ سب کی گردنیں اس کے آگے جُھک جاتی ہیں۔ تاریخ شاہد ہے اور خود قرآن مجید سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے کہ ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں ایسا ہی ہوا حتیٰ کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اوائل میں ایمان لانیوالوں میں اکثر و بیشتر غریب اور کمزور لوگ ہی شامل تھے۔

چنانچہ جب اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روحانی فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ظہور میں آئی تو ہر چند کہ آپؑ نے سب کو ہی حقیقی اسلام کی طرف دعوت دی لیکن اپنے علم، اپنی دولت اور اپنی عزّت و وجاہت پر گھمنڈ کرنے والوں نے تو آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا البتہ جنہیں ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی ان میں اکثریت غریب اور کمزور لوگوں ہی کی تھی۔ آپ نے ہر طبقہ اور خیال کے لوگوں کو دعوت دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ کیا علماء اور کیا دیگر اہلِ علم اور کیا رؤسا سب کو ہی آپؑ نے حق کی طرف بُلایا لیکن بالعموم ان میں سے سب نے ہی آپؑ کی دعوت کو ردّ کر دیا اور اگر قبول کیا تو اللہ تعالیٰ کی سنتِ قدیمہ کے بموجب غریب اور کمزور لوگوں نے ہی قبول کیا۔

مثال کے طور پر جب حضور علیہ السلام نے علماء کہلانے والوں کے سامنے اپنی دعوت پیش کی تو ان کی طرف سے اس کا جو جواب ملا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں:۔

”میں نے سب سے اوّل اس امر (اپنے دعوئ ماموریت) کو گروہ علماء کے پیش کیا کیونکہ مَیں جانتا تھا کہ علماء اس امر کو سب سے پہلے قبول کرینگے میرا خیال تھا کہ یہ لوگ بوجہ علوم دین سے واقفیت رکھنے کے بلا عذر مجھے قبول کر لینگے کیونکہ میرا دعویٰ علیٰ قرآن و حدیث کے مطابق اور ضرورتِ حقّہ کے واسطے تھا۔ اور یہ لوگ خود انتظار میں تھے اور تحریراً و تقریراً اپنے وعظوں اور لیکچروں میں کہا کرتے تھے کہ چودھویں صدی میں مسیح موعود کا آجانا یقینی اور قطعی ہے اور علاوہ ازیں کُل علامات جو یہ بیان کرتے تھے میری صداقت کے لئے ظاہر ہو چکی تھیں مگر ہماری وہ امید بالکل غلط نکلی۔ علماء کی طرف سے ہمیں اس دعوت کا جو جواب ملا وہ ایک فتویٰ تھا جس میں ہمیں کافر، اکفر، ضال، مضلّ، دائرہ اسلام سے خارج، یہود اور نصاریٰ سے بدتر قرار دیا۔“ (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۰۴، ۳۰۵)

اسی طرح عام تعلیم یافتہ لوگوں کی طرف سے بھی ابتداء میں حضور علیہ السلام کو مایوسی کا ہی سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ حضورؑ ان لوگوں کی شومئ قسمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”پھر ان لوگوں (علماء) سے یہ جواب پا کر ہمیں خیال آیا کہ تعلیم یافتہ لوگ عموماً بے تعصب اور عناد سے پاک ہوتے ہیں لہذا اسی خیال سے ہم نے پھر اپنی دعوت نئے تعلیم یافتہ گروہ کے پیش کی مگر ان میں سے اکثر کو بے قید پایا اور اکثر کو دیکھا کہ وہ خود اسلام میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں اور ان کا یہ خیال ہے کہ اسلام کی تعلیم ایک جاہلانہ اور وحشیانہ زمانہ کی تعلیم تھی اب اس کی ضرورت نہیں، اب اس سے فراغت حاصل کرنی چاہیئے اور زمانہ کی ر رفتار کے مناسبِ حال ترمیم کر لینی چاہیئے۔ غرض اس طرح سے اس قوم کے لوگوں سے بھی محرومی ہی ہوئی اِلّا ماشاءاللہ۔“ (ایضاً)

اور طبقۂ رؤسا نے جو گُل کھلایا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”پھر (ہم نے) رؤسا کے گروہ کی طرف اپنی دعوت بھیجی کہ ان کو دنیا کا حصہ دیا جاتا ہے اور یہ سیدھے سادے مسلمان ہوتے ہیں چنانچہ ان میں سے ایک شخص صدیق حسن خان نے ہماری کتاب کو چاک کر کے واپس بھیج دیا اور اس طرح سے اپنی قساوتِ قلبی کا اظہار کیا۔“ (ایضاً)

جہاں بزعمِ خویش علماء، نو تعلیم یافتہ اصحاب اور طبقۂ رؤسا نے حضورؑ کی دعوت پر کان نہ دھرا اور دلآزاری کا طریق اختیار کیا وہاں غریب اور کمزور لوگوں میں سے سعید الفطرت انسانوں نے بڑھ چڑھ کر آپ کی آواز پر لبیک کہا اور صدقِ دل سے آپ کی دعوت کو قبول کیا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے ان کی فطری سعادت اور جوشِ ایمانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

”ان کے بعد ہم نے سمجھا کہ یہ سعادت ہمیشہ ضعفاء ہی کا حصہ ہوتی ہے۔ چنانچہ ہمارا یہ خیال بالکل صحیح نکلا اور سنتِ قدیمہ کے بموجب ضعفاء ہی اکثر ہمارے ساتھ ہوئے جن کو نہ مولویت کا گھمنڈ اور نہ دولت کا تکبّر بلکہ ساد لوح اور پاک نفس ہوتے ہیں اور وہی خدا تعالیٰ کے بھی مقرب ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی گروہ میں سے کئی لاکھ انسان اب ہمارے ساتھ ہیں۔“ (ایضاً)

آپ نے اس خوش نصیب گروہ غرباء کے ایمان و ایقان، صدق صفا اور اخلاص و وفا کی تعریف کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

”میں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس ہوتا ہے، مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی ان کو میسّر آتا ہے، ان کی کوئی جائیداد نہیں، مگر ان کے لاانتہاء اخلاص اور ارادت سے محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجبِ پیدا ہوتا ہے جو اُن سے وقتاً فوقتاً صادر ہوتی رہتی ہے یا جس کے آثار اُن کے چہروں سے عیاں ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ایمان کے ایسے پکّے اور یقین کے ایسے سچّے اور صدق و ثبات کے ایسے مخلص اور باوفا ہوتے ہیں کہ اگر ان مال و دولت کے بندوں اِن دنیوی لذّات کے دلدادوں کو اُس لذّت کا علم ہو جائے تو اُس کے بدلے میں یہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جاویں۔“ (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۰۶، ۳۰۷)

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ

(ترمذی ابواب الایمان)

یعنی اسلام غریب ہونے کی حالت میں شروع ہوا اور عنقریب وہ غریب ہونے کی حالت کی طرف لوٹ آئے گا جیسا کہ اس کی ابتداء ہوئی۔ پس غرباء کے لئے جنت کی بشارت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا الوداعی خطبہ

اسلامی معاشرہ کے قیام کیلئے زرّیں ارشادات عالیہ

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل بولا

(۱)

فتح مکہ کے بعد دشمنانِ اسلام اور مشرکین مکہ کی طاقت ختم ہو چکی تھی۔ اہل مکہ نے اپنی آنکھوں سے اس امر کا مشاہدہ کر لیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بشارتیں اور وعدے دئیے گئے تھے وہ کس طرح پورے ہوئے اور اقلیت کو غیر معمولی نصرت خداوندی سے نوازا گیا۔ تمام طاغوتی طاقتیں اسلامی طاقت کے سامنے ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا ہو گئیں۔ اور اسلام کے خلاف بیرونی طاقتوں کا طلسم بھی دھواں بن کر رہ گیا۔ اب مکہ فتح ہو گیا۔ اور اہل مکہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کریمانہ سلوک اور عفو نے انتہائی گہرا اثر ڈالا۔ مکہ کے ہر گھرانہ میں جہاں ندامت کے آثار تھے وہاں زبانوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کے کلمات تھے۔ یہ واقعہ صداقت اسلام کا اہم ترین واقعہ تھا۔ اہل مکہ اب دل سے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے قائل ہو چکے تھے۔ سعید نفوس آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آغوش اسلام میں داخل ہو جاتے۔ مردوں کے بعد عورتوں نے بیعت کی۔ بعض نے کافی دنوں کے بعد اسلام قبول کیا۔ جبر و اکراہ کے بغیر یہ ساری کارروائی ہوئی۔ سر ولیم میور اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہے:۔

"گو شہر مکہ نے خوشی سے آپ کی حکومت کو قبول کر لیا تھا مگر تمام باشندوں نے اب تک نیا مذہب قبول نہ کیا تھا اور نہ آپ کا پیغمبر ہونا تسلیم کیا تھا شاید آپ وہی راہ اختیار کرنا چاہتے تھے جو مدینہ میں اختیار کی تھی اور ان کی تبدیلی مذہب میں جبر کو دخل دئے بغیر تدریج کو کام میں لانا چاہتے تھے۔"

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ فتح مکہ کے بعد لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے شروع ہوئے۔ اب مکہ کے داخلی حالات خوشگوار ہو گئے تھے مکہ کو چونکہ مرکزی پوزیشن حاصل تھی اب ہر طرف سے مختلف قبائل اور اقوام کے وفود کثرت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لاتے آپ ان تمام وفود کو اسلامی عقائد و تعلیمات سے آگاہ فرماتے۔ یہ وفود صرف قرب و جوار سے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتے بلکہ دور دراز علاقوں سے بھی آتے۔ چنانچہ یمن۔ بحرین۔ عمان شام۔ حضر موت اور ایرانی علاقہ سے بھی کثرت سے وفود آئے اور اسلام کی اشاعت کے لئے غیر معمولی مواقع میسر آگئے اور فتح مکہ کے بعد اسلام میں لوگ فوج در فوج داخل ہونے شروع ہو گئے اور قرآن نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے:۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ
وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ
النَّاسَ يَدْخُلُونَ
فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا

اب اسلام کے شیدائی اور فدائی پیدا ہو چکے تھے

(۲)

نویں سال کے آخر اور دسویں سال میں غزوات کا سلسلہ کلیۃً بند ہو گیا تھا حالات تبدیل ہو چکے تھے۔ ہر طرف اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کا غلغلہ تھا۔ دسویں سال میں جزیرہ عرب اسلام قبول کر چکا تھا۔ بتوں کے پجاری فرزندان توحید ہو گئے۔ یہ ایک ایسا انقلاب عظیم تھا کہ مورخین کا کہنا ہے کہ اس کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔

سنہ ۱۰ھ ذی قعدہ میں اعلان عام کیا گیا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات کو چلنے کا ارشاد فرمایا یہ اطلاع تمام سارے ملک میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ تمام مقامات اور اطراف میں سے اس خوشکن اطلاع کے ملتے ہی ہر طرف سے صحابہ کرام والہانہ انداز میں بے تاب ہو کر روانہ ہو پڑے ایک لاکھ چوبیس ہزار کا قافلہ تھا جن کے قلوب آستانہ الٰہی پر جھکے ہوتے تھے اور ان کی زبانوں پر ذکر الٰہی کے کلمات مسنونہ تھے۔ یہ قافلہ مکہ معظمہ کے بالائی طرف سے داخل ہوتا ہے اور سب سے پہلے کعبۃ اللہ کا طواف کرتا ہوا صفا اور مروہ کی پہاڑیوں پر جاتا ہے اور ان کی چوٹیوں پر نعرہ ہائے تکبیر و تحمید بلند کرتے ہیں اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے یہ کلمات دہرائے۔

لا الٰہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ
الملک ولہ الحمد
وھو علی کل شیٔ قدیر
لا الٰہ الا اللہ وحدہ
انجز وعدہ
ونصر عبدہ وھزم
الاحزاب وحدہ

اس حج کے موقع پر خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ آپ کی وفات کی خبر دیدی تھی چنانچہ گیارھویں ذوالحجہ کو آپ نے اپنی مشہور اونٹنی القصواء پر سوار ہو کر الوداعی خطبہ پڑھا۔ خطبہ سے پہلے مفسرین کے نزدیک آپ پر یہ معرکۃ الآراء آیت نازل ہوئی۔

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ
دِيْنًا

تمام مسلمانوں کو خطبہ سنانے کے لئے یہ انتظام کیا گیا تھا کہ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر بلند آواز والے صحابہ کرام مقرر تھے جو آپ کی مبارک آواز اور ارشادات کو دوسروں تک پہنچاتے تھے

(۳)

یہ خطبہ تاریخی اصطلاح میں خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے موسوم ہے جو عالمی اخوت اسلامیہ کا قیام، امن عالم کا چارٹر، مساوات، جان و مال کی حفاظت رنگ و نسل کے امتیاز کا فقدان اور صنف نازک کے حقوق سے متعلق زریں ارشادات پر مشتمل ہے۔ آپ نے تشہد کے بعد اس خطبہ کا آغاز ان فقرات سے فرمایا:۔

أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا
مِنِّيْ أُبَيِّنْ لَكُمْ فَإِنِّيْ
لَا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَلْقَاكُمْ
بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا فِيْ
مَوْقِفِيْ هٰذَا۔

اے لوگو! میری بات کو اچھی طرح سنو کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اس سال کے بعد کبھی بھی میں تم لوگوں کے درمیان اس میدان میں کھڑے ہو کر کوئی تقریر کروں گا اس کے بعد فرمایا:۔

تمہاری جانوں اور تمہارے اموال کو خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے کے حملہ سے قیامت تک کے لئے محفوظ قرار دیا ہے خدا تعالیٰ نے ہر شخص کے لئے وراثت میں اس کا حصہ مقرر کر دیا ہے۔ کوئی وصیت ایسی جائز نہیں جو دوسرے وارث کے حق کو نقصان پہنچائے۔۔۔۔۔

اے لوگو! تمہارے کچھ حق تمہاری بیویوں پر ہیں اور تمہاری بیویوں کے بھی تم پر ہیں۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ عفت کی زندگی بسر کریں۔۔۔ یاد رکھو کہ ہمیشہ اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی نگہداشت تمہارے سپرد کی ہے

ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے تم سب ایک ہی درجہ رکھتے ہو۔ اے مسلمانو! میری نصیحت سن لو۔ اے لوگو! آگاہ رہو کہ تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے تم سب آدم کی اولاد ہو آدم مٹی سے پیدا ہوا تھا۔ تم میں قابل عزت خدا کے حضور وہ صرف متقی ہے۔ نہ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر فضیلت نہیں ہاں صرف تقوے کی بناء پر فضیلت ہے

پھر آپ نے فرمایا:۔

اے خدا گواہ رہیو کہ میں نے یہ احکام پہنچا دئے۔ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ تم میں سے حاضر غیر حاضر کو یہ پیغام دے۔

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک صاحبِ علم اور صاحبِ ذوق دوست کا ذکرِ خیر

(مکرم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پروازی ایم۔ اے ربوہ)

سیٹھ محمد اعظم حیدرآبادی بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ایک دن سب کو جانا ہے۔ کسی کو آگے، کسی کو پیچھے۔ مگر ایک ایسے دوست کی موت جو صاحبِ ذوق، صاحبِ علم، وضع دار اور طرح دار ہو دل پر گراں گزرتی ہے۔ یہ اس مرحوم کی یاد میں لکھ رہا ہوں جس سے واقفیت اور ربط وضبط کا عرصہ کوئی زیادہ طویل نہیں مگر اُنس اور تعلقِ خاطر کے لحاظ سے بہت وقیع ہے۔

سیٹھ محمد اعظم مرحوم، حیدرآباد کے ایک متموّل اور مخلص گھرانے کے فرد تھے، تاریخِ احمدیت میں ان کے خاندان کا ذکر شاندار الفاظ میں موجود ہے۔ سقوطِ حیدرآباد کے بعد عرصہ دراز تک وہیں رہے پھر پاکستان آگئے اور ربوہ کو اپنا مسکن بنایا۔ کجا وہ متموّل ٹھاٹھ باٹھ اور کجا یہ غربت اور تنگ دستی! مگر اپنی وضع آخر تک نباہتے چلے گئے۔ ازراہِ تفنّن کہا کرتے تھے کہ جب اللہ کا دیا سب کچھ تھا تو لوگ 'مولوی' کہتے تھے اب ہاتھ تنگ ہے تو لوگ 'سیٹھ' کہتے ہیں — مگر حقیقتاً وہ دل کے غنی تھے۔ سلطنتِ عثمانیہ حیدرآباد اور فرمانروایانِ حیدرآباد کا ذکر، بڑے ادب اور اخلاص سے کرتے تھے اور بعض اوقات غلو کی حد تک لیکن وہ اس میں حق بجانب بھی تھے۔ حیدرآباد میں ان کا سب کچھ تھا بلکہ حیدرآباد ہی ان کا سب کچھ تھا۔ سقوط کے بعد ان کے پاس سوائے عظمتِ رفتہ کی یادوں کے، اور کیا رہ گیا تھا۔ مرحوم انہی یادوں کا خزینہ سینے میں چھپائے پھرتے تھے۔ دوست احباب حیدرآباد کا ذکر چھیڑ دیتے تو غالب کے اس شعر کا مضمون ہوتا —

میں ہوں فریاد سے پُر راگ سے جیسے باجا
اک ذرا چھیڑئیے پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے!

میرے ساتھ ان کا تعلق ادبی ذوق کی وجہ سے تھا۔ کالج کی تقریبات میں انہیں مدعو کیا جاتا تو اپنی وضع داری، اور وجاہت کے اعتبار سے سب حاضرین میں منفرد نظر آتے تھے۔ ادبی ذوق اتنا پاکیزہ کہ اچھے شعروں اور فقروں پر ٹوٹ کر داد دیتے۔ اگر علالتِ طبع کے باعث کسی تقریب میں شریک نہ ہو سکتے تو مدتوں افسوس کا اظہار کرتے رہتے۔ خود بھی اعلیٰ پائے کے ادیب تھے۔ تحریر میں بانکپن اور لہجے میں مٹھاس تھی۔ خالص حیدرآبادی لہجے میں پڑھتے تھے۔ ٹھہر ٹھہر کر محاکات کی رعایت سے۔ عبارت میں جگہ جگہ، برمحل شعر اور مصرعے کیا ٹانکتے تھے گویا نگینے جڑ دیتے تھے۔ میرے سامنے آپ نے تین ہی مضمون لکھے — دو بہادر یار جنگ کے بارہ میں اور ایک حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین کی یاد میں — ان تین مضامین پر اتنی محنت اور عرق ریزی کی کہ ہم جیسے کریں تو خون تھوکنے لگیں — لیکن اللہ کا یہ بندہ جو خون کے دباؤ کا مستقل مریض تھا اتنی جانفشانی کر جاتا تھا۔ ایک ایک لفظ پر محنت اور ایک ایک فقرہ پر غور کرنا انہی کا حصّہ تھا۔ لفظوں پر تنقیح کے لئے بھائی مسعود کی طرف اور مصرعوں اور شعروں کی صحت کے لئے اس حقیر کی طرف رجوع کرتے تھے اور جب تک تسلّی نہ ہو جاتی مضمون پریس نہ بھیجتے — پُرانے شعراء میں سے غالب کے مداح تھے لیکن طبیعت اسی پر مکتفی نہیں تھی۔ سینکڑوں فارسی اور اُردو شعر ازبر تھے اور تقریر و تحریر میں برجستہ پڑھتے اور نگینہ کی طرح جڑتے تھے۔ حیدرآباد کی ہر چیز پر فخر تھا شعرائے حیدرآباد کے اشعار تفاخر کے طور پر پیش کرتے تھے۔ اس باب میں برادرم ڈاکٹر نصیر احمد خان سے برابر نوک جھونک چلتی رہتی تھی — کہا کرتے تھے اب بھی کچھ میرے پاس رہ گیا ہے۔ اور خدایا کتنا کچھ ان کے پاس تھا۔

لمبا قد، کھلتا ہوا سانولا رنگ جو کبھی گندمی رہا ہوگا، چوڑا چہرہ، تیز آنکھیں، رومی ٹوپی، شیروانی اور حیدرآبادی کھڑا پاجامہ — چال میں تمکنت، گفتگو میں حلاوت، نگاہوں میں مروّت اور مزاج میں اگلے وقتوں کی شرافت! وہ اس زمانہ کے لگتے ہی نہیں تھے۔ زندگی کے نشیب و فراز دیکھ چکے تھے اور اب پُرانی وضع داری کی اُنگلی پکڑے قدم بہ قدم منزل کی طرف بڑھ رہے تھے یہاں تک کہ کشتیٔ عمرِ رواں کنارے جا لگی۔ —

ذوق اس بحرِ فنا میں کشتیٔ عمرِ رواں
جس جگہ جا کر لگی وہ ہی کنارا ہوگیا

وطن سے دُوری، غربت کا عالم، فانی کے مصرعہ کی تفسیر تھے کہ

"غربت جس کو راس نہ آئی اور وطن بھی چھوٹ گیا"

لجنہ اماء اللہ کی شائع شدہ کتب

(۱) الازھار لذوات الخمار:۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں مستورات کی تربیت کی خاطر ان کے مختلف جلسوں میں تقاریر فرمائیں جو علم کے خزانے اپنے اندر رکھتی ہیں۔ ان تقاریر کا مجموعہ لجنہ نے شائع کیا ہے اس کی قیمت صرف سات روپے ہے۔

(۲) تاریخ لجنہ جلد دوم وسوم :۔ دونوں جلدیں ۱۹۴۷ء تا ۱۹۷۳ء کے حالات پر مشتمل ہیں۔ دونوں جلدوں کی قیمت -/۲۷ روپے ہے۔ ویسے جلد دوم کی قیمت -/۱۲ روپے ہے اور جلد سوم کی قیمت -/۱۵ روپے ہے۔ جلد اوّل کی طرح یہ بھی ختم ہو رہی ہیں بہنیں جلد از جلد خرید یں۔

(۳) مجلّہ اُردو و انگریزی :۔ یہ لجنہ اماء اللہ کے جشنِ پنجاہ سالہ کے موقع پر شائع کیا گیا ہے اس میں جماعت کے بارے میں اور لجنہ کے بارے میں معلومات شائع کی گئی ہیں۔ ان کی قیمت فی مجلّہ سات سات روپے ہے۔ یہ بھی ختم ہو رہا ہے نایاب ہونے پر تاریخ لجنہ جلد اوّل کی طرح بعد میں نہ مل سکے گا۔

بہنیں جلد از جلد اپنے آرڈر بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

قرآنِ کریم اور فرمانِ الٰہی

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ (نساء: ۸۴)

وہ قرآن کریم پر غور نہیں کرتے۔ کیا آپ قرآن کریم پر تدبّر کرتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مرتبہ اِکّہ میں قادیان سے بٹالہ تک (جو ۱۱ میل کا فاصلہ ہے) سفر کیا اور اس دوران سارا وقت آپ قرآن مجید کے ایک مقام پر ہی غور فرماتے رہے۔

قرآن کریم کا ترجمہ سیکھے بغیر اس حکمِ الٰہی پر عمل نہیں ہو سکتا۔ آپ انصار اللہ مرکزیہ کے سہ ماہی امتحانوں میں شریک ہو کر اس پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۳

(۴)

چونکہ آپ کو وحی الٰہی سے معلوم ہو چکا تھا کہ یہ حج آپ کا آخری ہے اور آپ کی وفات ہونے والی ہے اس لئے آپ کا اندازِ بیان نرالا اور پُر شوکت تھا اس خطبہ کا ہر لفظ قیامِ امن کا داعی ہے رنگ و نسل اور قومیت کا بھوت جس نے آج امنِ عالم پر گہرا اثر ڈال رکھا ہے۔ جس نے انسان میں خندق ڈال دیا ہے۔ جس نے امتیاز اور نفرت کی ایسی خلیج وسیع کر دی ہے جس سے باہمی جنگ و جدال ہر سُو پیدا ہو چکا ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق کا استحصال اور استعماری قوتوں نے جو ظلم وستم شروع کر رکھا ہے اس خطبہ میں ان کی ممانعت کی گئی ہے۔ قیامِ اخلاق کی اہمیت بیان کی گئی ہے، حُریّت اور مساوات کا نعرہ اس میں بلند کیا گیا ہے۔ آپ کا یہ آخری پیغام بلاشبہ امنِ عالم کا چارٹر ہے جو دُنیا سے استحصال و استعمار کو ختم کرتا ہے۔

* لیکن وفات کے وقت مطمئن تھے۔ چو مرگ آید تبسم برلب اوست کی تصویر تابوت میں رکھی تھی۔

درخواستِ دُعا

- مکرم ملک عطا محمد صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی کوئٹہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔
- مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی ناحال بیمار ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی کے پٹھوں میں کھچاوٹ اور درد بہت ہے۔
- مکرم سید محمد اقبال حسین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کو مثانہ میں پتھری کی تکلیف ہے عنقریب اپریشن ہونے والا ہے۔

احباب ان مریضوں کی کامل و عاجل شفا کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۱)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۶۰۲

میں حسن محمد ولد محمد بوٹا صاحب قوم حجام پیشہ حجام عمر ۴۴، سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن شادی وال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان خام ایک عدد رقبہ ۷ مرلہ مالیتی: -/۱۶۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۱۰ روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: حسن محمد حجام شادی وال (اچھر گی) ضلع گجرات۔ گواہ شد: حکیم میاں محمد دین ولد احمد دین صاحب موصی نمبر ۲۰۵۹۳

گواہ شد: عبد الرحمٰن ولد مولوی عمر دین صاحب وصیت نمبر ۱۸۵۶۱

مسل نمبر ۲۱۶۰۳

میں سعادت حیات ولد چوہدری شوکت حیات صاحب قوم تھیم پیشہ دکاندار عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۶۶ء ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا ماہوار جیب خرچ اس وقت -/۲۵ روپے

۴۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: سعادت حیات حافظ محلہ گڑھی اعوان حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد: غلام احمد ولد نور علی صاحب سیکرٹری مال حافظ آباد۔

گواہ شد: ملک برکت علی ولد محمد نبی بخش صاحب امیر جماعت حافظ آباد۔

مسل نمبر ۲۱۶۰۴

میں حاجی محمد ابراہیم ولد فتح علی صاحب قوم جٹ گورایہ پیشہ زراعت عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۶۶ء ساکن بوپڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زرعی اراضی واقع بوپڑہ خورد ۵ ۷ ایکڑ مالیت -/۳,۳۷,۵۰۰ روپے

۲۔ رہائشی مکان واقعہ بوپڑہ خورد مالیتی -/۱۰,۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: حاجی محمد ابراہیم ساکن بوپڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد: محمد شریف ولد محمد عبد اللہ سیکرٹری جائیداد محلہ باغبانپورہ ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد: منظور احمد ناصر ولد محمد اسماعیل انسپکٹر بیت المال مسجد احمدیہ گوجرانوالہ

مسل نمبر ۲۱۶۰۵

میں بشیر بیگم صاحبہ زوجہ حاجی محمد ابراہیم صاحب قوم جٹ ساہی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۶۸ء ساکن بوپڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زرعی اراضی واقع کوٹلی ساہیاں ڈاکخانہ گکھڑ۔ اڑھائی ایکڑ مالیت -/۱۲,۵۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: بشیر بیگم زوجہ حاجی محمد ابراہیم صاحب بوپڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: حاجی محمد ابراہیم خاوند موصیہ۔

گواہ شد: محمد شریف ولد محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری جائیداد باغبانپورہ ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر ۲۱۶۰۶

میں امۃ القیوم زوجہ عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاڑکانہ (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ بذمہ خاوند

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ القیوم اہلیہ عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ۔ احمدیہ منزل لاڑکانہ سندھ۔

گواہ شد: عبد السلام طاہر مربی سلسلہ احمدیہ (خاوند موصیہ) وصیت نمبر ۱۶۱۲۹

گواہ شد: فیروز الدین ولد فقیر محمد صاحب مرحوم وصیت نمبر ۹۰۷۲

مسل نمبر ۲۱۶۰۷

میں سکینہ بیگم بیوہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم قوم راجپوت بھمبر پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۶ ماشہ ۴ رتی مالیت -/۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۷ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: سکینہ بیگم بیوہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم دارالرحمت شرقی 21/B ربوہ۔

گواہ شد: سید منعم الحسن پبلشر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد: عبد الکریم ولد محمد اسحاق صاحب دارالرحمت شرقی۔ ربوہ

ھوالشافی

درد سے پریشان ہوکر

دانت مت نکلوائیے!

اینٹی پائیوریا -/۱۰

ANTI PYORRHOEA.

اینٹی کیریز -/۱۰

ANTI CARIES.

استعمال کیجیے اور درد سے مستقل نجات پائیے!

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

سٹاکسٹ: کریم میڈیکل ہال امین پور بازار لائلپور

ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون [illegible]

ہر مجلس کی طرف سے خدام کا چندہ شہادت ۲۰ اپریل تک مرکز میں پہنچ جائے۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائرِ فجی میں یومِ مسیح موعودؑ کی کامیاب تقریب

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ امیر و مبلغ انچارج جزائر فجی)

۲۳ مارچ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یومِ مسیح موعودؑ کی تقریب شاندار طریق پر منائی گئی۔ ریڈیو فجی نے ۲۳ مارچ کو ساڑھے آٹھ بجے رات سیرت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میری تقریر پندرہ منٹ کی نشر کی۔ روزنامہ فجی ٹائمز نے جزائر فجی کی جملہ جماعتوں کے لئے یومِ مسیح موعود کے سلسلہ میں جلسے منعقد کرنے کا اعلان شائع کیا۔ اسی طرح ۲۳ مارچ کو فجی ٹائمز نے مولوی عبدالرشید صاحب رازی کا ایک مضمون سیرت مسیح موعود علیہ السلام پر مع فوٹو شائع کیا۔

صوا اشن ہاؤس میں ساڑھے چھ بجے شام سے ۹ بجے تک جلسہ یومِ مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مولوی عبدالرحمٰن صاحب نصرو انگانی کی مکرم ایم رائیس۔ کویا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" سے تعلیم کا حصہ پڑھا اور مکرم آئی۔ کے۔ مدین صاحب نے تحفہ گولڑویہ میں سے حضرت اقدس علیہ السلام کا کلام پڑھا آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ کے چیدہ واقعات بیان کئے اور حضور اقدس کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ جلسہ میں احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں کے علاوہ غیراز جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔

جزیرہ کے مغربی حصہ کی جماعتوں نے ناندی مسجد اقصیٰ میں جلسہ منعقد کیا۔ اس میں لٹوکا، بارو اور ناندی کے احباب شامل ہوئے۔ دیگر احباب کے علاوہ مولوی عبدالرشید رازی صاحب نے بھی تقریر کی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ غیراز جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔

اس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مبارک دن شاندار رنگ میں منایا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

مالی سال کے اختتام میں اب صرف چند ایام باقی ہیں

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا خصوصی ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کو بالعموم اور عہدیدار اصحاب کو بالخصوص مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"پس گو مالی سال کے ختم ہونے میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پورا ہو جائے گا تاہم جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ کوشش کریں کہ اپنے بجٹ سے جتنا آگے نکل سکیں نکلیں۔ انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی طور پر بھی یعنی چھوٹی بڑی دیہاتی اور شہری جماعتوں کے لحاظ سے بھی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ اپریل ۱۹۷۳ء مطبوعہ ۲۴ اپریل ۱۹۷۳ء)

عہدیدار اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے دن رات ایک کرکے کوشش فرما دیں کہ وہ نہ صرف بجٹ کو ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے پورا کریں بلکہ بجٹ سے کم از کم دس فیصدی زائد ادا کرکے دنیا پر یہ واضح کر دیں کہ مومنین کی جماعت اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نہایت بشاشت کے ساتھ دین کی خاطر ہر قربانی کرتی ہے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو تبلیغِ اسلام کے واسطے اپنی زندگی وقف کر دیں

"ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر کچھ کر کے دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں ...... تبلیغِ اسلام کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس کی راہ میں وقف کر دیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ بھی اشاعتِ اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۱۴۱)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

یاد رکھنے کی باتیں

ہمارے سال کے چھ ماہ گزر چکے ہیں ناصرات کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بچیوں کو "یاد رکھنے کی باتیں" حفظ کروانے کی طرف کما حقہ، توجہ نہیں دی گئی حالانکہ یہ کتابچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ناصرات کے کورس میں شامل کیا گیا ہے لہٰذا ہر لجنہ کی سیکرٹری صاحبہ ناصرات سے درخواست ہے کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے پوری کوشش اور محنت سے یہ چند صفحات بچیوں کو حفظ کروائیں اور معیار اول کی جن ناصرات کو پوری کتاب یاد ہو جائے ان کے نام ولدیت اور پتے دفتر لجنہ مرکزیہ کو ارسال کریں تاکہ سندات دی جائیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

ضرورت ہے

ہمارے سپیئر پارٹس ڈیپارٹمنٹ میں چند ذہین، دیانتدار اور محنتی نوجوانوں کی بطور اپرنٹس ضرورت ہے۔ گریجوایٹس کو ترجیح دی جائے گی۔ ٹریننگ کے دوران معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔

اپنی درخواستیں مقامی جماعتوں کے صدر یا امیر کی تصدیق کے ساتھ ۳۰ اپریل تک مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں:۔

معرفت پوسٹ بکس نمبر ۲۷۲۔ لاہور

ضروری گذارش

ان تمام احمدی احباب سے جن کے کوئی رشتہ دار یا دوست اس وقت امریکہ میں مقیم ہیں درخواست ہے کہ وہ ان احباب کے موجودہ مکمل ایڈریس وکالتِ تبشیر کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(وکالتِ تبشیر)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴